رسالہ
مرقع قادیان
امرتسر
نمبر ۵-۶ — جلد ۱
بابت اکتوبر

امام مہدی کا خروج اور حضرت مسیح کا نزول

(مرسلہ مولانا عنائت الٰہی صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

یہ مضمون بہت ہی توجہ کے قابل ہے کیونکہ اس میں صرف وہ احادیث ہی پیش کیگئی ہیں جن پر فریقین کو اعتبار ہے علماء اہل سنت کا اقرار تو ظاہر ہے لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب کو بھی ان احادیث پر اعتبار ہے چنانچہ آپ رسالہ شہادت القرآن میں لکھتے ہیں:۔

"اس امر سے دنیا میں کسی کو انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنیوالا ہے جسکا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنیوالا ہے" (صفحہ ۲)

پس فریقین کے اس اعتراف کو یاد رکھکر ناظرین بغور مضمون ذیل ملاحظہ فرماویں (اڈیٹر)

حدیث[1] صادق مصدوق	ترجمہ
عن ابی اسحٰق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال	ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نظر کرنے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف یہ فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے جیساکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سردار رکھا ہے اور قریب ہے کہ انکی پشت سے

[1] یعنی رسول اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو خود بھی سچے ہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی انکی سچائی کی گواہی دی ہو۔ (منہ)

ان ابنی هذا سید کما سماه رسول الله صلی الله علیه وسلم وسیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق ولا یشبهه فی الخلق (رواه ابو داؤد)	پیدا ہوگا ایک آدمی جسکا نام موافق نام حضرت نبینا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا وہ مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں (مراد اس سے تمام بدن ظاہری ہے کہ تمام بدن ظاہری میں مشابہ نہ ہوگا بلکہ بعض میں مشابہ ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے) اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ امام مہدی اولاد امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہونگے اور ماں کی طرف سے نسب انکا امام حسین رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث سے ثابت ہے غرضکہ امام مہدی حسنی اور حسینی ہونگے غیر قوم سے نہ ہونگے) یہ حدیث ابو داؤد میں (جو صحاح ستہ حدیث کی کتب معتبرہ سے ہے) اسناد سے منقول ہے ؞
وفی روایة لابی داؤد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا منا او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا	ایک روایت ابی داؤد کی یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا سے صرف ایک دن ہی باقی رہگیا ہو تب ہی اللہ تعالی اس دن کو دراز کر دیگا ایسا کہ بھیجدیگا اس دن میں ایک شخص کو میری نسب سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے نام اسکا میرے نام کے اور نام باپ اس کے کا نام باپ میرے کے مطابق ہوگا وہ بھر دیگا زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ زمین بھری ہوئی ہوگی ظلم اور ستم سے ؞
عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة (رواه ابو داؤد)	حضرت ام سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبینا علیہ وعلیہا الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہا انہوں نے میں نے رسول پاک سے سنا ہے فرماتے تھے امام مہدی میری اولاد یعنے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونگے ؞
عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من	روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتی ہیں حضرت پاک رسول خدا سے فرمایا حضرت نے واقع ہوگا اختلاف وقت موت ایک خلیفہ وقت کے پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ سے (مدینہ

اهل المدینة هاربا الی
مکة فیاتیه ناس من
اهل مکة فیخرجونه و
هو کاره فیبایعونه
بین الرکن والمقام
ویُبعث الیه بعث من
الشام فیُخسف بهم
بالبیداء بین مکة و
المدینة فاذا رای
الناس ذلک اتاه
ابدال الشام وعصائب اهل
العراق فیبایعونه ثم ینشأ
رجل من قریش اخواله کلب
فیبعث الیهم بعثا فیظهرون
علیهم وذلک بعث کلب ویعمل
فی الناس بسنة نبیهم و
یلقی الاسلام بجرانه فی
الارض فیلبث سبع سنین
ثم یتوفی ویصلی علیه
المسلمون رواه ابو داؤد

طیبہ یا مراد مدینہ خلیفہ) بھاگ کر طرف مکہ کی (واسطے مکروہ جاننے لینے منصب
امارت کے یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اُس میں) پس آوینگے اُس کے
پاس آدمی اہل مکہ سے پس اُس کو گھر سے باہر لے آوینگے (واسطے امام بنانے
کے) اور وہ امامت سے ناراض ہوگا پس لوگ بیعت کرینگے اُس کی درمیان
رکن (یعنے حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے۔ اور بھیجا جاویگا امام مہدی کی
طرف شام سے ایک لشکر (یعنی بادشاہ سفیانی کہ اُسوقت شام
میں ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ وقتال امام مہدی کے بھیجے گا) پس
دھنسا دیا جاویگا وہ لشکر بیدا میں (نام ایک جگہ کا ہے) درمیان مکہ
اور مدینہ کے پس جبکہ دیکھینگے لوگ قصہ ہلاکت لشکر کو۔ آوینگے اُن کے
پاس ابدال شام کے اور جماعتیں اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ امام
مہدی کی پھر ظاہر ہوگا ایک مرد دوسرا خاندان قریش سے ماموں اُس کے
(یعنی ننہال اُس کے) قبیلہ کلب (جو ایک مشہور قبیلہ ہے عرب میں) سے ہونگے
پس بھیجیگا وہ مرد ہی طرف مہدی وتابعین کے ایک لشکر پس غالب آوینگے
مہدی وتابعین انکی اُس لشکر پر اور یہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے اور امام مہدی
موافق سنت نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لوگوں میں عمل کرینگے اور جینا پورا طریقہ
رسول مقبول کا جاری کردینگے ایسا کہ ڈالے اور پھیلا دیگا دین اسلام اپنی گردن
کو زمین پر (یہ کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام سے اسی طرح پر کہ جنگ وقتال کا نام
باقی نہ رہے اور احکام سنت وجماعت کے ایسے طور سے قرار پا جاویں کہ کچھ
خلاف درمیان میں نہ رہے) پس ٹھیرینگے امام مہدی سات برس پھر وفات دئے
جاوینگے اور مسلمان اُنپر نماز جنازہ کی پڑھینگے ❊

وعن ابی سعید قال ذکر
رسول الله صلی الله علیه وسلم
بلاء یصیب هذه الامة

اور ابو سعید صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اُس نے ذکر کیا رسول
اطہر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا (یعنی محنت اور شدت عظیم) کا جو
پہنچیگی اس امت کو یہانتک کہ نہ پائیگا مرد ایسی جگہ کہ پناہ پکڑے اُس میں

حتی لا یجد الرجل ملجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واهل بیتی فیملأ به الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرها شیئا الا صبته مدرارا ولا تدع الارض من نباتها شیئا الا اخرجته حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح

طرف بوجہ ظلم کے پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک ایسے آدمی کو میری اولاد اور اہل بیت میرے سے ہے کہ بھر دیگا اللہ تعالی اس شخص کیوجہ سے زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ وہ زمین بھری ہوئی تھی ظلم اور ستم سے راضی ہونگے اس آدمی سے رہنے والے آسمان کے (یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء) اور رہنے والے زمین کے (حتی کہ جانور جنگل کے اور مچھلیاں پانی میں) آسمان اپنے مینہ کے قطروں سے کچھ نہ چھوڑیگا۔ مگر برساویگا اسکو کثرت سے اور ایسا ہی زمین اپنی نباتات سے کچھ نہ چھوڑیگی مگر اسکو نکالیگی (غرضکہ ایسی کشادگی اور فراخی ہوگی) کہ آرزو کرینگے زندے اپنے مُردوں کی زندہ ہوجانے کی۔ زندہ رہینگے امام مہدی اس خوشی اور کارروائی کے ساتھ سات یا آٹھ یا نو برس (یہ راوی کو شک ہوگیا ہے) اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے +

روی الدارقطنی عن علی قال ان لمهدینا آیتین لم یکونا منذ خلق اللہ السموت والارض تنکسف الشمس لاول لیلة من رمضان وتنکسف القمر فی النصف منه ولم یکونا منذ خلق اللہ السموت والارض (حاشیہ ابوداؤد مطبوعہ مطبع قادری دہلی)

صاحب دارقطنی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ ہماری مہدی کیواسطے بیشک دو نشانیاں ہیں ایسی کہ ابتداء پیدائش آسمانوں اور زمین سے کبھی نہیں ہوئی۔ ایک یہ کہ سورج گہن اول رات رمضان میں ہوگا۔ دوسری یہ کہ چاند گہن ہوگا اسی رمضان کے نصف میں یہ دونوں امر پیدائش آسمان زمین سے ابتک کبھی نہیں ہوئے +

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ تعالی لیس باعور وان المسیح

مروی عبد اللہ صحابی سے یہ ہے کہ فرمایا حضرت سید المرسلین نے بیشک اللہ سبحانہ تمپر پوشیدہ نہیں ہے (یعنی خدا تعالی کو اسکی صفات کمالیہ سے پہچانتے ہو تمنے اور ایمان لائے ہو

الدجال اعور عین الیمنی کان عینه عنبة طافیة

بخاری مسلم

اُسپر جبکہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ مت ہو جاؤ بسبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے قول آئندہ کی) تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں حالانکہ مسیح دجال (جو خدائی کا دعویٰ کریگا) کانا ہوگا۔ داہنی آنکھ کا گویا آنکھ اُسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا۔ نقل کیا اِس حدیث کو بخاری مسلم نے *

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا قد انذر امته الاعور الکذاب الا انه اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیه ك ف ر متفق علیه

مسلم بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روائیت کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مجھسے پہلے گذرے ہیں ہر ایک نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ڈرایا ہے خبردار رہو کہ وہ کانا ہے اور تحقیق رب تمہارا کانا نہیں (اس دلیل سے بخوبی کذب دجال کا ثابت ہوتا ہے جو وہ باوجود کانے ہونے کے خدائی کا دعوے کرتا ہے) لکھے ہونگے درمیان دونوں آنکھوں اُس کی کے یہ حروف ک ف ر * (اسجگہ ایک حدیث سہو کاتب سے چھوٹ گئی ہے ناظرین صـ رسالہ

عن اسماء بنت یزید قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیه ثلث سنین - سنة تمسك السماء فیها ثلث قطرها والارض ثلث نباتها والثانیة تمسك السماء ثلثی قطرها والارض ثلثی نباتها والثالثة تمسك

روایت ہے اسماء بنت یزید صحابیہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی علیہ السلام میرے گھر میں پس ذکر فرمایا حضرت نے دجال کا۔ ارشاد کیا کہ بیشک پہلے آنے دجال کے تین برس گذرینگے۔ ایک برس ایسا جسمیں آسمان اپنی بارش معتاد کو بقدر یک تہائی کے روک لیگا۔ اور زمین بقدر ایک تہائی کے اپنی پیداوار کو بند کریگی۔ دوسرا برس ایسا جسمیں آسمان دو تہائی بارش معتاد کو روک لیگا اور زمین دو تہائی پیداوار کو بند کریگی تیسرے برس میں کل بارش کو آسمان روک لے اور زمین کل پیداوار بند کردیگی (یعنی قحط پڑیگا تمام زمین میں) اور خزانے اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اُس کے ساتھ ہونگی) پس باقی نہ رہیگا صاحب ناخن چرنے والے کا جیسے گائے بکری ہرن وغیرہ اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپاؤں سے

السماء تقطرها كل الارض
نباتها كلّ فلا يبقى ذات
ظلف ولا ذات خرس من
البهائم الا هلك وان من
اشد فتنته انه يأتي الاعرابي
فيقول ارءيت ان احييت
لك ابلك الست تعلم انى
ربك فيقول بلى فيمثل
له الشيطان نحو ابله
كاحسن ما يكون ضروعا
واعظمه اسنمة قال و
ياتى الرجل قد مات اخوه
ومات ابوه فيقول ارايت
ان احييت لك اباك و
اخاك الست تعلم انى
ربك فيقول بلى فيمثل له
الشياطين نحو ابيه ونحو
اخيه فقلت يا رسول الله
الله انا لنعجن عجيننا فما نخبزه
حتى نجوع فكيف بالمؤمنين
يومئذ قال يجزئهم ما يجزئ اهل
السماء من التسبيح والتقديس
رواه احمد وابو داؤد والطيالسي

درندی (غرضکہ تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگی) اور بیشک
بہت سخت فتنہ دجال سے یہ ہے کہ وہ آویگا ایک دہقانی کے پاس
(کہ علم اور عقل نرکھتا ہوگا) پس کہیگا اُس کو کہ اگر میں تیرے اُونٹ مُردہ
کو زندہ کروں تو میری ربوبیت پر اعتقاد کریگا یا نہیں وہ کہیگا کہ ہاں
(میں بیشک اعتقاد کرلونگا کہ تو رب میرا ہے - نعوذ باللہ من ذلک)
پس صورت بنا کر لاویگا دجّال واسطے دیہاتی کے شیطانوں کو مثل
اونٹوں اُس کے کی ایسی طرح سے کہ بہتر ہوں تھنوں اور کوہانوں میں
اونٹ مُردہ سے - فرمایا نبی علیہ السلام نے اور آویگا دجّال ایک
آدمی کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اُسکا اور باپ اُسکا پس کہیگا اُسکو
کہ اگر میں زندہ کردوں تیرے باپ بہائی کو کیا تو میرے رب ہونے
پر یقین کریگا پس کہیگا وہ آدمی ہاں پس صورت بناویگا اُس کے
واسطے شیاطین کی مثل باپ بہائی اُس کے کے - پھر اسماء رضی کہتی
ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور انور سے یا رسول اللہ قسم خدا
کی ہم آٹا گوندہتی ہیں اور روٹی پکانے نہیں پاتیں کہ ہم
بہوکی ہوجاتی ہیں جبکہ ہمارا یہ حال ہے تو اُسوقت کے
مؤمنین کا بہوک وغیرہ سے کیا حال ہوگا ارشاد
کیا کہ مؤمنین کو اُسوقت کافی ہوگی وہ
شئے کہ کافی ہوتی ہے آسمان والوں کو
تسبیح اور تقدیس خدا تعالی سے
روایت کیا اس حدیث کو
امام احمد بن حنبل اور
ابو داؤد
طیالسی نے

وعن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃ الکھف فانہا جوارکم من فتنۃ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشھر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال

نواس بن سمعان صحابی کہتے ہیں کہ ذکر کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے (خروج) دجال کا پس فرمایا حضور انور نے (بالفرض والتقدیر) اگر دجال نکلے ایسے وقت میں کہ میں تمہارے درمیان میں موجود ہوں تو میں خود تمہارے سامنے اُس سے جھگڑوں گا۔ اور اُسپر غالب آونگا اور اگر نکلے وہ ایسی حالت میں کہ میں تمہارے درمیان میں موجود نہوں تو ہر ایک آدمی حجت کرنیوالا اپنی ذات کا ہوگا (یعنی دفع کرنیوالا شر اُسکی کا ہوگا اپنی ذات سے بطریق دلائل قطعیہ شرعیہ وعقلیہ کی جو اُس کے پاس ہیں اور غالب آویگا اُسپر) اور اللہ تعالیٰ شانہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر (یعنی حافظ اُسکا ہے بعد میرے پس ضرور مدد کریگا ہر مسلمان کی اور دفع کریگا اُس سے شر دجال کو) بے شبہ وبیشک دجال جوان ہوگا بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکھ اُسکی پھولی ہوگی گویا میں تشبیہ دیتا ہوں اُسکو ساتھ عبد العزیٰ بن قطن کے جو ایک یہودی یا مشرک ہے (پس جو شخص پاوے اُسکو مسلمانوں سے پس چاہیئے کہ پڑہے سامنے اُس کے آیتیں اوّل سورہ کہف کی کیونکہ وہ آیتیں سبب امان تمہاری کی ہونگی فتنہ دجال سے۔ بیشک دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس وہ دائیں اور بائیں فساد کریگا پس ثابت قدم رہو تم اے بندو اللہ کے (یعنے ای مومنو تم ثابت رہنا اپنے دین پر) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ای رسول خدا کے دجال کا زمین میں کس قدر قرار ہوگا ارشاد فرمایا کہ چالیس دن (اس تفصیل سے) ایک دن اُسکا مثل درازی ایک برس کے ہوگا اور ایک دن مثل مہینے کے اور ایک دن مثل ہفتہ کے اور باقی دن اُس کے مثل تمہارے دنوں کے۔ ہمنے عرض کیا۔ ای رسول خدا کے کیا اُس دن میں جو مثل درازی ایک برس کے ہوگا ہمکو ایک دن کی نماز میں کافی ہونگی ارشاد ہوا

لا اقدروا له قدره
قلنا یا رسول الله و
ما اسراعه فی الارض
قال کالغیث استدبرته
الریح فیاتی علی القوم
فیدعوهم فیؤمنون
به فیامر السماء فتمطر
والارض فتنبت
فتروح علیهم
سارحتهم اطول ما
کانت ذری واسبغه
ضروعا وامده
خواصر ثم یاتی القوم
فیدعوهم فیردون
علیه قوله فینصرف
عنهم فیصبحون
ممحلین لیس بایدیهم
شئ من اموالهم ویمر
بالخربة فیقول لها
اخرجی کنوزک فتتبعه
کنوزها کیعاسیب النحل
ثم یدعو رجلا ممتلیا
شبابا فیضربه بالسیف

کہ نہیں کافی ہوگی بلکہ تمہیں ادائے نماز کے لئے اندازہ کرنا چاہیئے مقدارات نماز کا (یعنی جس قدر اوقات ہر ایک دن میں تم نمازیں ایک دن کی پڑہتے ہو اُسی اندازہ کے حساب سے نمازیں پڑہنا) ہمنے عرض کیا کہ اُس کا جلد چلنا زمین میں کس طرح ہوگا فرمایا مثل مینہ کے کہ آندہی اُس کے پیچھے ہوا۔ پس گذریگا دجال ایک قوم پر اور بلاویگا اُس کو طرف باطل اپنے کی پس وہ قوم ایمان لے آویگی اُسپر پس وہ حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگاویگی زمین (یعنی یہ استدراج ہوگا اللہ تعالیٰ واحد قہار کی طرف سے دجال کا) پس شام کو واپس آدینگے اُنکے پاس مویشی اُنکے (جو گئے تہے صبح کو واسطے چرنے کے) موٹے تازے کامل کوہان اور باکھ اور تھنوں اور تنی ہوئی کوکوں کی پھر آویگا دجال ایک اور قوم کے پاس بلاویگا اُنکو (طرف دعوائے خدائیت اپنی کے) پس جب وہ قوم اُس کی دعوے کو قبول نہ کریگی اور اُس کے دعوے اُلوہیت پر ایمان نہ لاویگی۔ واپس ہوگا دجال اُن سے پس ہوجاوینگی وہ قحط اور خشک سالی اور سختیوں میں ایسے کہ نہ باقی رہیگا اُن کے ہاتھ میں اُن کے مالوں سے کچھ بہی (یعنے مؤمن دجال کیوجہ سے اگرچہ طرح طرح کی بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا ہونگے لیکن برکت حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائیتعالیٰ اُنکو صفت اولیا کی عطا کریگا جس کیوجہ سے وہ مصائب دجال پر راضی اور صابر اور شاکر ہوکر ایمان میں قائم رہینگے) اور گذریگا دجال ویرانہ پر کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچہے پیچہے چلیں گے دجال کے خزانے اُس ویرانہ کے جیسا کہ شہد کی مکہیوں کی سردار کے پیچہے پیچہے اور مکہیں جاتی ہیں پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں (یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا) پس ماریگا اُس کو تلوار

سے

فیقطعه جزلتین رمیة
الغرض ثم یدعوه
فیقبل ویتهلل وجهه
یضحک فبینما هو
کذلک اذ بعث الله
المسیح ابن مریم
فینزل عند المنارة البیضا
شرقی دمشق بین
واضعا
کفیه علی اجنحة
ملکین اذا طأطأ
راسه قطر واذا رفعه
تحدر منه مثل جمان
کاللؤلؤ فلا یحل
لکافر یجد من ریح
نفسه الامات و
نفسه ینتهی
حیث ینتهی
طرفه فیطلبه
حتی یدرکه
بباب لد
فیقتله
ثم

کردیگا اُس کے دو ٹکڑے کہ درمیان دونوں ٹکڑوں کے مقدار پھینکنے تیر کے نشانے پر فاصلہ ہوگا - پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس وہ جوان زندہ ہوکر سامنے آویگا دجال کے ایسی حالت میں کہ روشن اور چمکتا ہوگا منہ اسکا اور ہنستا ہوا بشاش (اور کہیگا کہ یہ کیونکر خدا ہو سکتا ہے حالانکہ خود عیب دار ہے اور اپنے عیب کو دور نہیں کر سکتا) پس جبکہ دجال اپنے ایسے کاموں اور گمراہ کرنے میں لوگوں کے مصروف ہوگا ناگہاں خدا تعالیٰ بھیجیگا حضرت مسیح بن مریم کو - اتریگا وہ نزدیک منارہ سفید جانب شرقی دمشق (شہر) کی (دوسری روایت ابن ماجہ میں آیا ہے کہ اتریگا عیسے علیہ السلام بیت المقدس میں اور تیسری روایت میں ہے کہ مقام لشکر مسلمین میں اتریگا سو یہ سب روایتیں منافی نہیں کیونکہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے واقع ہے اور وہ ہی جگہ جائے قیام لشکر مسلمانوں کی ہے) درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے (یعنی پہنے ہوئے ہونگے دو کپڑے زرد زعفرانی یا ورسی) رکھے ہوئے ہونگے دونوں ہتھیلی اپنی کو اوپر بازوؤں دو فرشتوں کے جبکہ نیچے کرینگے سر مبارک کو ٹپکیگا پسینہ انکا اور جب اٹھاوینگے سر مبارک کو تو اترینگے اُن کی بالوں سے قطرے مانند بڑی دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں (یعنی صفائی اور خوبی میں مثل موتیوں کے ہونگے اگرچہ بڑائی میں مثل بڑی دانوں چاندی کے ہونگے غرض یہ ہے کہ وقت جھکانے اور اٹھانے سر کے قطرات نورانی بالوں سر مبارک حضرت عیسی علیہ السلام سے ٹپکیں گے جو کنایہ ہے تازگی اور طراوت جمال انکی سے) پس جس کافر کو ہوا سانس عیسے علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پہونچیگی فوراً مرجاویگا اور سانس عیسے علیہ السلام کا وہاں تک پہونچیگا جہانتک انکی نگاہ پہونچیگی (جائز ہے کہ اس حکم سے دجال مستثنیٰ ہو اور اُسکا خاص طور سے مارا جانا مقرر کیا گیا ہو تاکہ دلوں میں مومنین کی سحریت اُسکی پوری طرح سے ثابت ہوجاوے سبحان اللہ عجب قدرت خدا

یاتی عیسے قوم قد
عصمہم اللہ منہ
فیمسح عن وجوہہم
ویحدثہم بدرجاتہم
فی الجنۃ فبینما کذلک
اذا وحی اللہ الی عیسے
انی قد اخرجت عبادا
لی لایدان لاحد
بقتالہم فحرز عبادی
الی الطور ویبعث
اللہ یاجوج وماجوج
وہم من کل حدب
ینسلون فیمر
اوائلہم علی بحیرۃ
طبریۃ فیشربون
ما فیہا ویمر اخرہم
فیقول لقد کان
بہذہ مرۃ ماء ثم
یسیرون حتی ینتہوا
الی جبل الخمر وہو
جبل بیت المقدس
فیقولون لقد قتلنا
من فی الارض ہلم

تعالیٰ شانہ کی ہی کہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے دم سے مُردی زندہ ہوتے تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندوں کو اُسی دم سے مروا دیگی) پس طلب کرینگی عیسے علیہ السلام دجّال کو یہانتک کہ پا دینگی اُس کو (لد ایک پہاڑ کا نام ہے شام میں یا ایک گاؤں ہے دیہات بیت المقدس سے یا ایک گاؤں ہے فلسطین میں) پھر آویگی عیسے علیہ السلام کے پاس ایک قوم جسکو بچایا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فتنہ دجال سی پس پونچھیں گے عیسے علیہ السلام اُنکو موہنوں سے گرد و غبار شدت و محنت کا (یہ اشارہ ہی طرف تسلی دینے کے) اور خبر دینگی اُن کے درجات اور مراتب کی جنت میں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح سے رہینگی ناگاہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجیگا عیسے علیہ السلام کی طرف اس امر کی کہ تحقیق میں نے نکالے ہیں کتنے بندی اپنے کہ کسی کو طاقت و قدرت اُن سے لڑنے کی نہیں ہے۔ پس جمع کرکے محافظت کر میری بندوں (مومنین) کی کوہ طور کی طرف لیجا کر اور بھیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو (کہ نام دو قبیلوں کا ہے) اور وہ ہر زمین بلند سی دوڑینگی۔ پس گذریگی پہلی جماعت اُنکی اوپر تالاب طبریہ کے (کہ طول اُسکا دس کوس کا ہے واقع ہے طبریہ گاؤں ملک شام میں) پی جاویگی جو کچھ ہوگا پانی اُس تالاب میں اور گذریگی دوسری جماعت اُنکی کہ پیچھے آویگی اُن سے کہیگی کہ بیشک تہا اس تالاب میں کبھی پانی۔ پھر چلیں گے یہانتک کہ پہونچینگے طرف جبل خمر کی جو نام ہے ایک پہاڑ کا بیت المقدس میں۔ اُسوقت کہینگے کہ بیشک ہمنے مار ڈالا اُن شخصوں کو جو زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ مار ڈالیں ہم اُنکو جو آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے آسمان کی طرف۔ پس واپس کریگا اللہ تعالیٰ اُنپر اُنکے تیر خون میں بھری ہوئے۔ (یہ استدراج ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم لڑے آسمان والوں سے۔ اور اس میں اشارہ ہے اسبات کا کہ گھیر لیگا فساد عالم سفلی اور علوی کو) اور روکے جاویگی عیسے علیہ السلام اور صحابہ اُنکے (یعنی اُس وقت کے مومن) کوہ طور پر یہانتک کہ اُنکی نزدیک سر بیل کا بہتر ہوگا سو دیناروں سے

فلنقتل من فی السماء
فیرمون بنشابهم الی
السماء فیرد الله علیهم
نشابهم مخضوبة دما و
یحصر نبی الله واصحابه
حتی یکون راس الثور
لاحدهم خیرا من مائة
دینار لاحدکم الیوم
فیرغب نبی الله عیسی و
اصحابه فیرسل الله
علیهم النغف فی رقابهم
فیصبحون فرسی کموت
نفس واحدة ثم یهبط
نبی الله عیسی واصحابه
الی الارض فلا یجدون
فی الارض موضع شبر
الا ملأه زهمهم ونتنهم
فیرغب نبی الله عیسی و
اصحابه الی الله فیرسل
الله طیرا کاعناق البخت
فتحملهم فتطرحهم حیث
شاء الله وفی روایة تطرحهم
بالنهبل ویستوقد المسلمون

جو تمہارے نزدیک آج بدرجہا بہتر ہے سو دینار سے (یعنی فاقہ اور احتیاج
اُنکی اِس حد کو پہونچیگی کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں سیکڑوں روپیہ اور اشرفیوں
سے زیادہ مرغوب ہو جاوینگی) ایسے وقت میں نبی اللہ کے عیسےٰ علیہ السلام
اور ہمراہی اُنکے خداوند قادر مطلق سے دعا اور زاری کرینگے (واسطے ہلاکت
یاجوج وماجوج کے) پس بھیجیگا اللہ اُنپر کیڑے اُنکی گردنوں میں (جیسے
اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) جن سے تمام مرجاوینگے جیسا
کہ ایک جان مرجاتی ہے (یعنی دفعتہً سب مرجاوینگے قہر الٰہی سے کہ غالب
ہے ہر چیز پر) پھر اُترینگے نبی اللہ کے عیسےٰ علیہ السلام اور صحابہ اُن کے
زمین کی طرف پس نہ پاوینگے ایک بالشت بھر زمین بھی کہ خالی ہو چربی
اور بدبو اُنکی سے۔ پس دعا کرینگے نبی اللہ کے عیسےٰ علیہ السلام اور صحابہ
اُن کے اللہ سے (اس میں اشارہ ہے کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر
ہے قبولیت دعا میں) پس بھیجیگا اللہ تعالیٰ جانور پرند کو کہ گردنیں اُنکی
مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی (شتر بختی اونٹ خراسانی کو کہتے
ہیں جنکی گردنیں دراز ہوتی ہیں) پس وہ جانور اٹھاوینگے اُنکو اور پھینک
دینگے اُنکو جہاں چاہیگا اللہ تعالیٰ شانہ اور ایک روایت میں ہے کہ ڈالینگے
اُنکو نہبل میں (جو ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور کہا ہے وہ جگہ
کہ جہاں سے نکلتا ہے آفتاب) اور جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانوں اور
تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک پھر بھیجیگا اللہ سبحانہ ایک
بارش عظیم کو کہ جس سے نہ بچینگے گھر آبادی اور جنگل کے (مراد یہ ہے
کہ یہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہیگی کہ وہاں یہ
بارش نہ پہونچی ہو) پس دھو ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہاں تک کہ کردیگا
اُسکو صاف مثل آئینہ کے۔ پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے
اور واپس لا برکت اپنی پس اُسدن کھاویگی جماعت (جو دس سے

من قسیهم تشابهم وجعابهم سبع سنین ثم یرسل الله مطراً لایکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثمرتک و ردی برکتک فیومئذ تاکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفها ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبیناهم کذلک اذ بعث الله ریحا طیبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها تهارج الحمر فعلیهم تقوم الساعة رواه مسلم الا الروایة الثانیة وهی قوله تطرحهم بالنهبل الی قوله سبع سنین رواه مسلم

چالیس تک ہو) ایک انار کو (یعنی انار ایسا بڑا اور پُر دانہ ہوجاویگا کہ بہت سی لوگ اُس کو کھا دینگی اور سیر ہونگی) اور سایہ پکڑینگے اسکے چھلکے میں اور برکت دیجاویگی دودہ میں یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفائت کریگی جماعت کثیر کو آدمیوں سے اور ایک گائے دودہ کی البتہ کافی ہوگی قبیلہ کو آدمیوں سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کافی ہوگی چھوٹے قبیلہ کو آدمیوں سے پس ایسے وقت میں کہ وہ ایسے چین اور راحت کی ہونگی ناگہاں بھیجیگا اللہ پاک ایک ہوا خوشبو کو کہ پکڑیگی وہ اُنکو نیچے بغلوں کے پس قبض کریگی روح ہر مؤمن اور مسلمان کو اور باقی رہجاوینگے شریر لوگ لڑینگے زمین میں مثل لڑنے گدہوں کے یا جماع کرینگے زمین میں مثل جماع گدہوں کے (یعنی بے حیا اور بے لحاظ ہوکر علانیہ سامنے لوگوں کے جیسی عادت ہے گدہوں کی) پس اُن پر قایم ہوگی قیامت۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے مگر روایت ثانی کو وہ قول اُنکا تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین کہ یہ روایت صرف ترمذی میں ہے

عن ام شریک قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا

ام شریک صحابیہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگینگے آدمی دجال سے یہانتک کہ پہاڑوں میں جا پہونچینگے۔ کہا ام شریک نے میں نے

بالجبال قالت ام شریک قلت یارسول الله فاین العرب یومئذ قال هم قلیل رواه مسلم

عرض کیا یا رسول اللہ کہاں ہونگے عرب اُسدن (یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو عرب کہاں ہونگے جنکا کام جہاد کرنا راہ خدا میں اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سے ہے) ارشاد فرمایا کہ عرب اُسدن تھوڑے ہونگے ◆

عن انس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یتبع الدجال من یهود اصفهان سبعون الفا علیهم الطیالسة رواه مسلم

انس صحابی حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضور نے کہ دجال کے پیروکار اور تابع ہونگے ستر ہزار (قوم) یہود اصفہان (شہر) سے جنپر چادریں ہونگی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ◆

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی الدجال وهو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة فینزل بعض السباخ التی تلی المدینة فیخرج الیه رجل وهو خیر الناس فیقول اشهد انك الدجال الذی حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثه فیقول الدجال ارایتم ان قتلت هذا ثم احییته هل تشکون فی الامر فیقولون فیقتله ثم یحییه فیقول والله ما کنت فیك

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال (یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کے) حالانکہ اُسپر حرام ہوگا داخل ہونا گھاٹیوں مدینہ (منورہ) میں پس اُتریگا بعض کھاری زمین پر جو مدینہ (منورہ) کے متصل ہے پس نکلیگا اُسکی طرف ایک آدمی کہ وہ بہترین آدمیوں کا ہوگا (قول صحیح اس میں یہ ہے کہ وہ آدمی خضر علیہ السلام ہونگے) پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے جس کے حال اور وصف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے پس کہیگا دجال (یعنی اُن سے کہ گرد اُس کے ہونگے) خبر دو مجکو اگر قتل کروں میں اسکو پھر زندہ کروں میں . . . .

. . . . اسکو کیا شک کروگے تم میری شان میں (یعنے خدا ہونے میں) پس کہیں گے شک نہیں کرینگے ہم (اگر وہ لوگ تابعدار اُس کے ہیں تو مراد معنے کلام حقیقی کے ہیں ورنہ بسبب خوف اور دفع الوقت کے کہینگے اور ہوسکتا ہے کہ مراد

اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ

اُنکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اُس کے جھوٹے ہونے میں ہو) پس قتل کریگا دجال اُسکو پھر زندہ کریگا اُس کو پس پوچھیگا دجال اُس سے جیسے کہ اوپر گذرا ہے پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تہا میں پہلے اس سے تیرے حق میں سخت تر از روئے یقین کے اپنے سے جیساکہ آج ہوں دجال یہ ہے کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ آج مارنا اور جلانا جو تجھ سے میں نے دیکھا ہے مجکو کامل یقین ہوگیا ہے کہ بیشک تو وہی دجال ہے جسکی حق میں پیغمبر علیہ السلام نے علامت بطلان کی فرمائی تہی، پس چاہیگا دجال دوبارہ قتل اُس شخص کو اور وہ اُس سے نہو سکیگا (اس میں دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اوّل ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگا اور وہ نہ قدرت رکہتا ہوگا اُس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ کی ہے کہ جو چاہے سو کرے +

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ

ابو ہریرہ رسول مقبول سے روایت کرتے ہیں فرمایا جناب نے کہ آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے اس حال میں کہ قصد اُسکا مدینہ مطہرہ میں آنیکا ہوگا یہانتک کہ اُتریگا پیچھے کوہ احد کے (کہ تین کوس مدینہ سے ہے) بعد اُس کے پھیر دینگے فرشتے منہ اُسکا طرف ولایت شام کی (کہ جہاں سے آیا تہا وہیں جاویگا اور اس میں دلیل ہے اُس کے بطلان اور عجز و نقصان کی کہ اُلٹا پھر جاویگا اور قدرت نہ رکھیگا داخل ہونے اُس شہر کی کہ جس میں مدفن ہے سید الوریٰ کا اور یہ ظاہر ہے کہ وہ حرم مکہ میں بطریق اولیٰ داخل نہوگا) اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال جیساکہ گذرا کہ عیسے علیہ السلام باب لُد پر کہ شام کے قریوں میں سے ہے اُس کو قتل کرینگے +

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا

روایت ہے ابوہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکی قبضے میں میری جان ہے (یعنی خدا تعالیٰ شانہ قادر مطلق کی) تحقیق اُترینگے (آسمان سے) تمہارے درمیان میں عیسے بن مریم حاکم منصف ہوکر کہ توڑ ڈالینگے صلیب کو (یعنے باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنیفیہ اسلام کا۔ اور صلیب جسکی نصاریٰ کے یہاں بڑی

فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی یکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا۔ متفق علیہ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف

تعظیم وتکریم ہی اُسکو توڑ ڈالینگے اور نیست ونابود کردینگے) اور قتل کرینگے سُور کو (یعنی حرام کرینگے اُس کے پالنے اور کھانے کو اور مباح کردیں گے اُس کے قتل کو) اور اہل ذمہ سے جزیہ کو علیحدہ کردینگے (یعنی ذمیوں سی مال جزیہ کا قبول نہ فرماوینگے کیونکہ اُسوقت اُن سی سوائے دین حق اسلام کے اور کچھ منظور نہوگا غرض اس سے یہ ہے کہ نصرانیہ اور احکام اُسکے بالکل باطل فرماوینگے سوائے شریعت اسلام کے اور کچھ حکم نہ دینگے) اور بہت ہوجائیگا اُسوقت مال یہانتک کہ کوئی قبول نہ کریگا اُسکو (یعنی رغبت مال کی نہ رہیگی اور اعراض کرینگے اُس سی) یہانتک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا اور ہر چیز سے جو دنیا میں ہے (کیونکہ جب لوگ مال سے اعراض کرینگے اور اُس کے خرچ کرنے کی فضیلت ومحبت نہ رہیگی تو اُس وقت سوائے ذوق وشوق نماز کے اور کچھ نہوگا) روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے اور روائت مسلم میں یہ بھی ہے کہ چھوڑی جاوینگی اونٹنیاں جوان پس نہ کیجاویگی سواری اور طلب حاجات اونپر (یعنی بہ سبب کثرت دوسری سواریوں کے حاجت انکی نہ رہیگی یا یہ کہ حکم نہ کرینگے کسی کو لانے زکوٰۃ کا کیونکہ قبول کرنیوالا ہی نہ رہیگا یا یہ معنے ہیں کہ لوگ ایسے مستغنی ہوجاوینگے حاجت تجارت اور سفر کی نہ رہیگی) اور البتہ جاتا رہیگا لوگوں سی کینہ اور بغض اور حسد (کیونکہ جو محبت مال کی کہ باعث کینہ وحسد وغیرہ کے تہی وہی جاتی رہی) اور البتہ بلاوینگے عیسے علیہ السلام لوگوں کو واسطے دینے مال کے پس کوئی قبول نہ کریگا (بسبب استغنا کے) اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے۔ فرمایا حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جسوقت کہ اُتریگے عیسے بن مریم درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا (یعنی قریش اور اہل ملت تمہاری سے تمہارا امام نماز کا ہوگا اور عیسے علیہ السلام نماز میں انکا اقتدا

انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم

کرینگے اور امام مہدی علیہ السلام ہونگے اور یہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدیہ کے اوّل دفعہ وقت نزول کے ہوگا۔ بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نماز کے بھی بنیں گے جیساکہ وہ خلیفہ اور معلم خیر کے ہونگے)

عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیٰمة قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة رواه مسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روائت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سی حق پر لڑتی اور غالب قیامت تک (یعنی قرب قیامت تک) فرمایا آں حضرت نے پس اُترینگے عیسیٰ بن مریم پس کہینگے امیر امت کے (جو مہدی علیہ السلام ہونگے) آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو (کیونکہ اولے امامت کے واسطے افضل ہو اور تم نبی ہو) پس فرمادینگے عیسیٰ علیہ السلام اُسوقت کہ مَیں امامت نہیں کرتا ہوں کیونکہ بعض تم میں سے بعضوں پر امیر و امام ہیں بسبب بزرگ رکھنی خدا تعالےٰ کے اس امت محمدیہ کو (اسوقت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہ کرینگی تاکہ وہم نہ ہوجاوے منسوخی دین محمدیہ کا)

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفا

عبد اللہ بن عمرو سے روائت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترینگے عیسےٰ بن مریم علیہ السلام طرف زمین کی پس نکاح کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی۔ اور ٹھیرینگے وہ ۴۵ برس پھر وفات پا دینگے پس دفن کئے جاوینگے میرے ساتھ میرے مقبرہ میں پس مَیں اور عیسےٰ بن مریم ایک مقبرہ سی درمیان ابوبکر اور عمر کے اُٹھینگے قیامت کو روائت کیا ابن جوزی نے کتاب الوفا میں (یہ تعداد ۴۵ برس کی اُس قول کی مخالف ہی جو کہا ہی کہ طرف آسمان کی مرفوع ہوئے عمر ۳۳ سال ہیں اور بعد نزول کے ۷ سال زمین پر رہینگے تو دونوں ملکر چالیس سال ہوتے ہیں۔ جواب اسکا یہ ہی کہ بعد نزول کے سات برس کے ٹھیرنے کی روایت کی ہی امام مسلم نے اور اُنکی روایت راجح ہے دوسری روایت سی سلئے کل قرار عیسےٰ علیہ السلام کا زمین پر ۴۰ برس کا ہوگا انشاءاللہ عدد پانچ کا ساقط ہوا اعتبار سی کیونکہ کسور کو عرب والے بعض اوقات چھوڑ دیتی ہیں اور اُسکا اعتبار نہیں کرتے+

یہ اصلی کیفیت تشریف آوری امام مہدی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہے اور یہ منقول ہے حضرت مقبول سید الاولین والآخرین صادق مصدوق سے - جو شخص دعویٰ مہدویت و عیسویت اپنی کا کرے - تمام امور میں اسکی مطابق کر کے دکھلائے اور قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنے دعوے کے مطابق ثابت کرے - ان اللہ یھدی من یشاء - اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین یا ارحم الراحمین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اصحابہ واھل بیتہ واتباعہ اجمعین - فقط

التماس ضروری:- اس بیان کے بعد یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی تفسیر اور تشریح کرنے میں کیا قاعدہ ہے - علماء اسلام بلکہ کافہ انام کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جبتک کسی لفظ کا اصلی ترجمہ ممکن ہو مجازی معنے نہیں لے سکتے - مجازی معنے مراد لینے کے لئے کسی قرینہ قویہ کی ضرورت ہے علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ ووجود القرینۃ - شکر ہے کہ اس اصول میں بھی ہمارا مرزا صاحب سے نزاع نہیں - مرزا صاحب خود بھی اس اصول کو دگو اپنی مطلب برابری کے لئے) پیش کیا کرتے ہیں - چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:-

"یہ بات ادنیٰ ذی علم کو بھی معلوم ہوگی کہ جب کوئی لفظ حقیقت مسلمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایسے مضمون پر جن کے لئے وہ عام طور پر عام طور پر مستعمل ہو گیا ہے تو اُس جگہ متکلم کے لئے کچھ ضروری نہیں ہوتا کہ اُس کی شناخت کے لئے کوئی قرینہ قائم کرے کیونکہ وہ اُن معنوں میں شائع متعارف اور متبادر الفہم ہے لیکن جب ایک متکلم کسی لفظ کی معانی حقیقت مسلمہ سے پھیر کر کسی مجازی معنے کی طرف لیجاتا ہے تو اس جگہ صراحتاً یا کنایتاً یا کسی دوسرے رنگ کے پیرایہ میں کوئی قرینہ اُسکو قائم کرنا پڑتا ہے اُسکا سمجھنا مشتبہ نہو - اور اس بات کے دریافت کے لئے کہ متکلم نے ایک لفظ بطور حقیقت مسلمہ استعمال کیا ہے یا بطور مجاز اور استعارہ نادرہ کے یہی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے کہ وہ حقیقت مسلمہ کو ایک متبادر اور شائع و متعارف لفظ سمجھ کر بغیر احتیاج قراین کے یوں ہی مختصر بیان کر دیتا ہے مگر مجاز یا استعارہ نادرہ کیوقت ایسا اختصار پسند نہیں کرتا بلکہ اُسکا فرض ہوتا ہے کہ کسی ایسی علامت سے جسکو ایک دانشمند

عــــلان:- یہ سلسلہ مضمون بوجہ مجبوری دو نمبر اکتوبر نومبر کے اکٹھے شائع کئے گئے - ایڈیٹر

سمجھ سکے اپنے اس مدعا کو ظاہر کر جائے کہ یہ لفظ اپنے اصل معنوں پر مستعمل نہیں ہوا" ص ۳۲۳
کیسا صاف و صریح اس اصل کا اعتراف ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز نہ لیا جاویگا مجاز کے لئے قرائن قویہ کی ضرورت ہے کسی کلام کا بے قرینہ ہونا ہی اس کی حقیقت کی دلیل ہے فنعم الوفاق ۔
آپ کے خلیفہ راشد حکیم نورالدین صاحب جنکی تعریف میں مرزا صاحب کے مختصر الفاظ یہ ہیں:-

"وان احبائی لمتقون جمیعہم ولکن اقواھم بصیرۃ واکثرھم علما وافضلھم رفقا وحلما واکملھم ایمانا وسلما واشدھم حبا ومعرفۃ وخشیۃ ویقینا وثباتا رجل مبارک کریم تقی عالم صالح فقیہ محدث جلیل القدر حکیم حاذق عظیم الشان حاج الحرمین حافظ القرآن القرشی قوما والفاروقی نسبا واسمہ الشریف مع لقبہ اللطیف المولوی الحکیم **نور الدین البھیروی** اجزل اللہ مثوبتہ فی الدنیا والدین وھو اول رجال بایعونی صدقا وصفاء واخلاصا ومحبۃ ووفاء وھو رجل عجیب فی الانقطاع والایثار وخدمات الدین انفق مالا کثیرا لاعلاء کلمۃ الاسلام بوجوہ شتی وانی وجدتہ من المخلصین الذین یؤثرون رضوان اللہ سبحانہ علی کل رضاء ونساء وبنات وبنین ووجدتہ من قوم یبتغون رضاۃ اللہ ویجتھدون لرضوانہ ببذل اموالھم وانفسہم ویعیشون فی کل حال شاکرین وانہ رجل رقیق القلب نقی الطبع حلیم کریم جامع لماثر الخیر کثیر الانسلاخ عن البدن ولذاتہ لا یفوتہ موقع من مواقع البر ولا موضع من مواضع الحسنات ویحب ان یسکب دمہ کماء فی اعلاء دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویفنی ان تذھب نفسہ فی تائید سبیل خاتم النبیین۔ ویقفوا اثر کل خیر وینغمس فی کل بحر لاجاجۃ فتن المتمردین۔

فاشکر اللہ علی ما اعطانی کمثل ھذا الصدیق الصدوق الفاضل الجلیل الباقر دقیق النظر عمیق الفکر المجاھد للہ والمحب فی اللہ بکمال اخلاص ما سبقہ احد من المحبین" (حمامۃ البشری ص۱۰)

اس عبارت کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ حکیم نورالدین جامع صفات کمالیہ ہے۔ دنیا میں جسقدر صفات

حسنہ ہیں وہ سب حکیم صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں شکر ہے کہ فریق ثانی کے ایسے مسلمہ گواہ بھی اس اصول میں ہم سے (ہم ہی سے نہیں بلکہ کل دنیا کے علماء اسلام بلکہ کافہ انام سے) متفق ہیں چنانچہ حکیم صاحب اپنے ایک مضمون میں جو مرزا صاحب کے ازالہ اوہام کے ساتھ بطور ضمیمہ لگا ہوا ہے

"ہر جگہ تاویلات و تمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جاوے تو ہر ایک ملحد۔ منافق۔ بدعتی اپنی آرا ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الہٰی کلمات طیبات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے" ص

ہم اس قاعدہ کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔ مثلاً شیر کا لفظ جس کلام میں ہوگا جبتک اُس کے اصلی معنے (جنگلی درندہ) ہوسکینگے مجازی معنے (بہادر شجاع) مراد نہ لئے جائینگے۔ کیونکہ درندہ اس کے اصلی معنے ہیں اور شجاع مجازی۔ یہ ہے اس اصول کی عام فہم مثال۔

اس اتفاق اصل کے علاوہ مرزا صاحب کو خاص مسئلہ متنازعہ میں بھی اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود کا حقیقی طور پر آنا ممکن ہے چنانچہ آپ ازالہ میں لکھتے ہیں:۔

"براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جسکی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ ہاں اس بات سے اُسوقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شائد پیشگوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو" (طبع اول ص۲۰۱)

پس اب تو مطلع بالکل صاف ہے کہ احادیث مرویہ کے الفاظ کا ظاہری ترجمہ یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام خود تشریف لادینگے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ایک اور مقام پر اس مضمون کو صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"اے برادران دین وعلماء شرع متین! آپ صاحبان میرے ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جسکو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعوے نہیں" (ازالہ طبع اول ص۱۹۰)

اس کلام میں فقرہ زیر خط کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب کس دیانت اور لیاقت کے ساتھ مسیح موعود ہونے سے انکاری ہیں۔ آپ اپنے مسیح موعود کے عہدے کا انکار صاف لفظوں میں کرتے ہیں۔ پس مسئلہ متنازعہ بوجوہات ذیل فیصل شدہ ہے۔

(۱) احادیث کے الفاظ مبارکہ کے ظاہری معنے یہی ہیں جو ہم کہتے ہیں۔

(۲) اصول متفقہ یہ ہے کہ حقیقی معنے جبتک ممکن ہوں مجازی مراد نہیں ہوسکتے۔

(۳) مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے سے خود ہی انکار ہے۔

پس نتیجہ صاف ہے کہ جوکچھ علماء اسلام کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے آئندہ کو جو مرزائی مرزا صاحب کو مسیح موعود کہینگے یا لکھینگے وہ جھوٹے ہیں۔ مرزا صاحب خود اُن کی تکذیب کرتے ہیں پس ؎

شکر للہ کہ میانِ من و او صلح فتاد + صلح جویاں بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

گو مرزا صاحب سے تو فیصلہ ہوگیا مگر مرزائیوں کا ہنوز ایک سوال باقی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود جب آئینگے تو نبی ہو کر آئیں گے یا بے نبوت آئینگے اگر نبی ہو کر آئیں گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہے اور اگر بے نبوت آئینگے تو حضرت مسیح کی نبوت جو پہلے اُنکو حاصل تہی چھن جائیگی۔

جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت مسیح نہ تو نبی ہو کر آئیں گے نہ مسلوب النبوت ہو کر تشریف لاوینگے بلکہ وصف نبوت سابقہ اُنکو حاصل ہوگا۔ مگر تابع شریعت محمدی ہونگے۔ احکام وہی نافذ کرینگے۔ جو شریعت محمدیہ میں نازل ہوچکے ہیں جیسے کہ پہلے بھی وہ توریت کے تابع تہے وقت نزول قرآن کے تابع ہونگے اور بس۔ اس میں نہ اُنکی نبوت کا خلاف لازم آتا ہے۔ نہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور مسیح علیہ السلام کی بعثت آنحضرت کے بعد نہیں ہوگی بلکہ بعثت اُن کی پہلی کی ہے اور آنحضرت کے بعد اُن کا تشریف لانا تبلیغ شریعت محمدیہ کے لئے ہے۔ فانہم ولا تکن من القاصرین +